Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ثوبت ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یومیہ اتوار

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴	۱۲ جمادی الاول ۱۴۰۰ھ ۳۰ امان ۱۳۵۹ ہش ۳۰ مارچ ۱۹۸۰ء	نمبر ۷۳

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بیہودہ اور لغو کاموں میں پڑے رہنا مومن کی شان سے بعید ہے

کشتیٔ نوح کا بار بار مطالعہ کرو اور اس کے مطابق اپنے آپ کو بناؤ

(۱) "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا عمدہ فرمایا ہے من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ۔ انسانی عمر بہت تھوڑی ہے۔ سفر بڑا کڑا اور لمبا ہے اس واسطے زادِ راہ لینے کی تیاری کرنی چاہیئے بیہودہ محض اور لغو کاموں میں پڑے رہنا مومن کی شان سے بعید ہے۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ ہی صلح کرو اور اسی پر بھروسہ کرو اس سے بڑھ کر کوئی قادر نہیں۔ اس سے بڑھ کر کوئی طاقتور نہیں۔ بات یہ ہے کہ نرے الفاظ اور باتوں سے کچھ نہیں بنتا جب تک خدا تعالیٰ اپنے فضل سے دلوں میں نہ گاڑ دے۔ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنا ہی ہر مرض کا علاج ہوتا ہے۔ میرے نزدیک یہ عالمگیر موت جو آتی ہے اس کا علاج بجز ایمان کے صیقل کرنے اور یقین کی جلا کے ہرگز ممکن نہیں۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۳۱ و صفحہ ۲۳۲)

(۲) "میں نے بارہا اپنی جماعت سے کہا ہے کہ تم نرے اس بیعت پر ہی بھروسہ نہ کرنا۔ اس کی حقیقت تک جب تک نہ پہنچو گے تب تک نجات نہیں۔ قشر پر صبر کرنے والا مغز سے محروم ہوتا ہے۔ اگر مرید خود عامل نہیں تو پیر کی بزرگی اسے کچھ فائدہ نہیں دیتی۔ جب کوئی طبیب کسی کو نسخہ دے اور وہ نسخہ لے کر طاق میں رکھ دے تو اسے ہرگز فائدہ نہ ہوگا۔ کیونکہ فائدہ تو اس کے لکھے ہوئے پر عمل کا نتیجہ تھا جس سے وہ خود محروم ہے۔ کشتیٔ نوح کا بار بار مطالعہ کرو اور اس کے مطابق اپنے آپ کو بناؤ۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا۔ یوں تو ہزاروں چور، زانی، بدکار، شرابی، بدمعاش آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت ہونے کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ مگر کیا وہ درحقیقت ایسے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ اُمتی وہی ہے جو آپ کی تعلیمات پر پورا کاربند ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد چہارم صفحہ ۲۳۲)

اخبار احمدیہ

- ربوہ ۲۹ امان (مارچ) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت ابھی ٹھیک نہیں ہوئی۔ اگرچہ بخار تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہیں ہے مگر قارورہ میں انقلاب ابھی کافی ہے۔

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ شافیٔ مطلق اپنے خاص فضل و کرم سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت کامل عطا کرے۔ آپ کے مقاصد دینیہ میں برکات عطا کرے اور آپ کو صحت اور کام کرنے والی لمبی زندگی سے نوازے آمین

- حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب کرام التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین

-- مکرم چوہدری فیروز خان صاحب دارالصدر غربی نے اپنے بیٹے عزیز کیپٹن شاہد احمد صاحب سعدی کی شادی پر جو کہ ۱۳ مارچ کو محترم میاں محمد ابراہیم صاحب مبلغ امریکہ کی صاحبزادی عزیزہ امۃ الرشید سے ہوئی) دعوت ولیمہ دی۔ جس میں دیگر احباب کرام کے علاوہ ازراہ شفقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی شرکت فرمائی۔ اور دعوت ولیمہ کے اختتام پر شادی کے بابرکت ہونے کی دعا فرمائی۔

محفوظ الرحمٰن دارالصدر غربی ربوہ

--- محترم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ بلوچستان۔ تقریباً تین ہفتہ سے درد گردہ کی وجہ سے علیل ہیں۔ نقاہت۔ کمزوری اور بعض اوقات دل کی گھبراہٹ محسوس کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پچھلے دنوں کی نسبت اب قدرے افاقہ ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے محترم امیر صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

حمید احمد انسپکٹر بیت المال حال وارد کوئٹہ

میری ہمشیرہ نصرت اختر اہلیہ ایم۔ ایس اختر کو اللہ تعالیٰ نے ۲۰ فروری ۱۹۸۰ء کو بچی عطا فرمائی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام عابدہ تجویز فرمایا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک بابرکت عمر پانے والی خادمہ دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین ہو۔

منیر احمد ناصر نئی آبادی سول لائن گل روڈ گوجرانوالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۲ جمادی الاوّل ۱۴۰۰ھ
۳۰ امان ۱۳۵۹ ہش

حقیقی توبہ اور اُس کی دو لازمی شرائط

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے ایک ایسے عمل کی نشاندہی فرمائی ہے کہ جس سے وہ خود بہت خوش ہوتا ہے اتنا خوش کہ وہ ایسے بندوں سے جو یہ عمل بجالاتے ہیں محبت کرنے لگتا ہے۔ اُس کے خوش ہونے اور ایسے بندوں سے محبت کرنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ عمل مومنوں کو بدیوں سے دُور سے دور تر کرکے انہیں اُس سے قریب سے قریب تر کرنے کا موجب بنتا ہے۔ پھر اس عمل پر خدا تعالیٰ کے فرشتے بھی بہت خوش ہوتے ہیں اور خاص طور پر وہ فرشتے جنہوں نے عرش الٰہی کو اٹھا رکھا ہے ان کی بخشش اور درجات کی بلندی کے لئے دعائیں کرتے ہیں اور وہ یہ دعائیں خدائی حکم کے ماتحت کرتے ہیں کیونکہ وہ تو وہی کچھ کرتے ہیں جس کا انہیں حکم ملتا ہے اس لئے ان کی یہ دعائیں قبول ہوتی ہیں چنانچہ ایسے بندوں کے لئے فوز عظیم مقدر کر دی جاتی ہے۔ عظیم الشان ثمرات حسنہ پر منتج ہونے والا یہ خاص عمل ہے توبہ

توبہ کے سرچشمۂ برکات ہونے کی وجہ سے ہی اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو توبہ کرنے اور اس کے عظیم الشان ثمرات سے مستفیض ہونے کا حکم دیا ہے جیسا کہ فرمایا:۔

وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

(النور آیت ۳۲)

ترجمہ:۔ اور اے مومنو! تم سب کے سب اللہ کی طرف توبہ کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

لیکن اللہ کی طرف مومنوں کی یہ توبہ محض زبانی نہیں بلکہ خالص توبہ ہونی چاہیئے کیونکہ جن عظیم الشان ثمرات اور برکات کا وعدہ دیا گیا ہے وہ محض توبہ کے ساتھ نہیں بلکہ خالص توبہ کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اسی لئے فرمایا:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ..... الخ (التحریم آیت ۹)

ترجمہ:۔ اے مومنو! اللہ کی طرف خالص طور پر توبہ (رجوع) کرو۔ کوئی تعجب نہیں کہ تمہارا رب تمہاری بدیوں کو مٹا دے اور تم کو ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ خالص توبہ سے کیا مراد ہے؟ سو اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ خالص توبہ میں دو باتیں شامل ہیں۔ ایک یہ کہ انسان جن بشری کمزوریوں یا برائیوں میں ملوث ہے خدا تعالیٰ سے سچا عہد کرکے ان سے ہمیشہ ہمیش کے لئے کنارہ کش ہو جائے اور پھر کبھی ان کے قریب بھی نہ پھٹکے۔ دوسرے یہ کہ وہ تلافیٔ مافات کے طور پر بڑھ چڑھ کر نیکیاں بجالائے اور صحیح معنوں میں سابق بالخیرات بنے۔ جہاں تک توبہ کی رُو سے سیّئات سے ہمیشہ ہمیش کے لئے کنارہ کش ہونے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اُس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (الاعراف آیت ۱۵۴)

ترجمہ:۔ اور وہ لوگ جنہوں نے بُرے کام کئے اور پھر (اللہ تعالیٰ کے حضور) توبہ کی (اور اُن بُرے کاموں کو چھوڑ دیا) اور (صحیح معنوں میں) ایمان لے آئے۔ تیرا رب یقیناً اس (توبہ) کے بعد (انہیں) بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ثابت ہوگا۔

اب چونکہ خالص توبہ میں ترکِ معاصی کے علاوہ بڑھ چڑھ کر نیکیاں بجالانے کا مفہوم بھی شامل ہے اس لئے اللہ تعالیٰ متعدد آیات میں توبہ کے اس پہلو کو واضح کرنے کے لئے توبہ کے ساتھ اعمال صالحہ بجالانے کی شرط کا بھی بطور خاص ذکر کیا ہے۔ مثل کے طور پر فرمایا:۔

وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ۝ (الفرقان آیت ۷۲)

ترجمہ:۔ اور جو توبہ کرے اور اس کے مطابق اعمال صالحہ بھی بجالائے تو ایسا توبہ کرنے والا ہی حقیقی طور پر اللہ کی طرف جھکتا ہے (یعنی ایسا شخص ہی اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں توبہ کرنے والا شمار ہوتا ہے)۔

ان اور ان جیسی دوسری آیات سے ظاہر ہے کہ خالص اور حقیقی توبہ میں دو باتیں شامل ہوتی ہیں ایک صحیح معنوں میں ترکِ شر اور دوسرے مسابقت الی الخیرات۔ جب تک یہ دونوں باتیں جمع نہ ہوں یعنی جب تک برائیوں کو اس رنگ میں ترک نہ کیا جائے کہ ان کی طرف واپس لوٹنے کا امکان ہی کالعدم ہو جائے اور اسی طرح جب تک ترکِ معاصی کے بعد بڑھ چڑھ کر نیکیاں نہ بجالائی جائیں اُس وقت تک توبہ کا مفہوم پورا نہیں ہوتا اور اُس وقت تک توبہ، خالص اور حقیقی توبہ نہیں کہلاتی۔ ایسی خالص اور حقیقی توبہ کے ہی عظیم الشان ثمرات ظاہر ہوتے ہیں اور اس کے نتیجہ میں ہی برکات کے دروازے کھلتے ہیں۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خالص اور حقیقی توبہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"توبہ کے معنی ہی یہ ہیں کہ گناہ کو ترک کرنا اور خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا، بدی چھوڑ کر نیکی کی طرف آگے قدم بڑھانا۔ توبہ ایک موت کو چاہتی ہے جس کے بعد انسان زندہ کیا جاتا ہے اور پھر نہیں مرتا۔ توبہ کے بعد انسان ایسا بن جاوے کہ نئی زندگی پاکر دنیا میں آیا ہے۔ نہ اس کی (پہلی سی) وہ چال ہو، نہ اُس کی وہ زبان، نہ ہاتھ نہ پاؤں۔ سارے کا سارا نیا وجود ہو جو کسی دوسرے کے ماتحت کام کرتا ہوا نظر آوے۔ دیکھنے والے جان لیں کہ یہ وہ نہیں یہ تو کوئی اور ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد پنجم صفحہ ۱۹۲)

جماعت کے اہل قلم افراد کے لئے

حضرت مسیح موعودؑ کا ایک تاکیدی ارشاد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کتب اور مضامین کی اشاعت کے بارہ میں ارشاد فرمایا:۔

بہت سے لوگ اس قسم کے بھی ہوتے ہیں جو دینی علوم سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے۔ اُن کی تصانیف بجائے فائدہ کے ضرر رساں ہوتی ہیں اس قسم کی تصانیف پہلے قادیان میں آنی چاہئیں اور یہاں لوگ اس کو دیکھیں اور اس پر غور کریں کہ آیا وہ چھپنے کے قابل بھی ہیں یا نہیں؟

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۶۵)

حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں ہی صدر انجمن احمدیہ نے یہ قاعدہ بنایا ہوا ہے کہ:

"نظارت تالیف اس بات کی نگرانی کرے گی کہ جماعت کے کسی فرد کی طرف سے کوئی تصنیف اس وقت تک شائع نہ ہو جب تک کہ اس کے متعلق یہ اطمینان نہ کر لیا جائے کہ اس میں کوئی بات سلسلہ احمدیہ کے اصول کے خلاف نہیں۔"

پس تمام احمدی احباب کے لئے ضروری ہے کہ وہ حضور کے اس ارشاد کی پابندی کریں اور نظارت اشاعت لٹریچر کی منظوری کے بغیر کوئی تصنیف شائع نہ کریں۔

عبدالمالک خاں
(ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

لازمی چندہ جات کی ترسیل کے ساتھ تفصیل چندہ جات ضرور بھجوائی جائے۔

(ناظر بیت المال صدر ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دورِ جدید میں مادی علوم کے پیدا کردہ فتنوں کا استیصال

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کا ایک مہتم بالشان کارنامہ

(مکرم پروفیسر مسعود احمد خان صاحب ایم۔اے۔)

(۲)

عقل کے بارے میں مشہور ماہر نفسیات پروفیسر میکڈوگل کا بیان بالکل واضح ہے۔ اپنی مشہور کتاب Outline of Psychology میں لکھتے ہیں:۔

"جبلتیں (Instincts) ہی تمام انسانی عمل میں سرگرمی پیدا کرنے کی اصل محرک ہیں جبلتوں کی ارادی یا غیر ارادی قوت ہی دماغ میں خیالات کا ایک تسلسل پیدا کر کے (خواہ وہ کتنے ہی خشک اور غیر جذباتی ہی کیوں نہ دکھائی دیں) ایک عمل کو اس کے اختتام تک پہنچا دیتی ہیں.... خواہ کتنا ہی کوئی اعلیٰ ترقی یافتہ با صلاحیت ذہن رسا پائے بہرکیف وہ انہی غیر ارادی محرکات یعنی جبلتوں کی تسکین کے حصول کا آلۂ کار ہونے کے سوا اور کچھ نہیں"

(صفحہ ۲۱۸)

مادہ بھی ناقابلِ اعتبار اور عقل بھی مجبور و لاچار تو ایسے میں انسان کی زبوں حالی کا کون ذمہ دار؟ علوم جدیدہ اور کون! اور پھر اقبالِ جرم بھی موجود ہے۔

"کوپرنیکس نے انسانی کرہ یعنی ارض کی اہمیت کو کائنات میں (سورج کے مدار پر اس کی گردش کی وجہ سے، ناقل) گھٹایا۔ ڈارون نے خود انسان کی اہمیت کو (دوسرے جانوروں میں سے ترقی کر کے ارتقاء کی ایک منزل قرار دے کر۔ ناقل) گرایا اور اس مادیت کے دور کی نفسیات کی تحقیقات نے انسانی وجود میں دماغ کی اہمیت کو کم کر دیا"

(پروفیسر جوڈ Guide to Modern thought صفحہ ۴۷)

پس علوم جدیدہ کی تحقیقات کے مطابق انسان اور اس کا دماغ اور اس کا مسکن یعنی الارض خود ہی کم اہمیت کے سمجھے جاتے ہیں یہ خود بھی مادہ ہیں اور علوم جدیدہ نے ان پر اپنی تحقیق کا مدار خود عقل پر رکھا تو ایسی بصیرت کا نتیجہ معلوم! لیکن روحانی بصیرت میں تو انسان فی الارض خلیفہ اور اللہ تعالیٰ کا امین "اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ ... وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ" (الاحزاب آیت ۷۳) کے مقام سے سرفراز ہے اور یہ سرفرازی اس کو نہ اس کے مادہ کی وجہ سے ملی ہے جس سے وہ بنا اور نہ اس کی عقل کی وجہ سے جس کی طرف علوم جدیدہ نورِ بصیرت کی محرومی کی وجہ سے کھنچے چلے گئے۔ نورِ بصیرت جو کائنات کا راز معلوم کرنے کی کنجی ہے کیسے حاصل ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اہلِ کشف نے اپنی صحیح رویت اور روحانی تجارب کے ساتھ معلوم کیا ہے کہ انسانی عقل اور معرفت کا سرچشمہ دل ہے جیسا کہ میں پینتیس برس سے اسی بات کا مشاہدہ کر رہا ہوں کہ خدا کا الہام جو معارفِ روحانیہ اور علوم غیبیہ کا ذخیرہ ہے دل پر ہی نازل ہوتا ہے۔ بسا اوقات ایک ایسی آواز سے دل کا سرچشمہ علوم ہونا کھل جاتا ہے کہ وہ آواز دل پر اس طور پر بشدت پڑتی ہے کہ جیسے ایک ڈول زور کے ساتھ ایک ایسے کنویں میں پھینکا جاتا ہے جو پانی سے بھرا ہوا ہے تب وہ دل کا پانی جوش مار کر ایک غنچہ کی شکل میں سربستہ اوپر کو آتا ہے اور دماغ کے قریب ہو کر پھولوں کی طرح کھل جاتا ہے اور اس میں سے ایک کلام پیدا ہوتا ہے وہی خدا کا کلام ہے۔ پس ان تجارب صحیحہ روحانیہ سے ثابت ہے کہ دماغ کو علوم و معارف سے کوئی تعلق نہیں ہاں اگر دماغ صحیح واقع ہو اور اس میں کوئی آفت نہ ہو تو وہ دل کے علومِ مخفیہ سے مستفیض ہوتا ہے اور دماغ چونکہ منبت اعصاب ہے اس لئے وہ ایسی کل کی طرح ہے جو پانی کو کنویں سے کھینچ سکتی ہے اور دل وہ کنواں ہے جو علومِ مخفیہ کا سرچشمہ ہے یہ وہ راز ہے جو اہلِ حق نے مکاشفاتِ صحیحہ کے ذریعہ سے معلوم کیا ہے جس میں میں خود صاحبِ تجربہ ہوں"

(چشمہ معرفت ایڈیشن مندرجہ بالا صفحہ ۲۸۳)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گویا سائنس کے علوم جدیدہ کی بے بضاعتی کے پیشِ نظر اس عقدے کو حل فرما دیا خود علوم جدیدہ کے ماہرین کا اعتراف سطورِ بالا میں بیان ہوا کہ اس دور میں انسان انسانی دماغ اور اس کا مسکن زمین سب غیر اہم وجود ہو کر رہ گئے ہیں لیکن سے کاٹی ہوئی لکڑی نے بن کر خالی کٹھی نہیں رہتی۔ حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرح قلبِ صافی پر پڑنے والی آوازوں کے تجربہ کار تھے کس خوبصورتی سے اس تجربہ کو بیان فرمایا ہے

خشک جان و خشک مغز و خشک پوست
از کجا می آید ایں آوازِ دوست۔

پس کوئی کتنا ہی بے حیثیت کیوں نہ سمجھا جائے اگر اس کا خالق اس کا مالک اور اس کا رب جو رب العالمین ہے اس کے ذریعہ اپنی قدرت کا جلوہ دکھائے تو پھر اس زمین کے بسنے والے بھلا اس کی رفعتوں کو کیا جانیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

ہر کسے چوں مہربانی می کند
از زمینی آسمانی می کند

یہ وہ روحانی تجربہ ہے جس کے ذریعہ سائنس کا (جو تجرباتی علم ہے) مقابلہ کیا جا سکتا ہے کیونکہ تجربہ کا تجربہ سے مقابلہ ضروری ہے اور پھر خود سائنس کے تجربے بھی ناتمام ہی ہیں کیونکہ ان میں کسی حقیقی چیز کی کمی ہے جس کی وجہ سے مشہور سائنس دان جوزف نیڈھم اپنی کتاب The Sceptical Biology میں اعتراف کرتے ہیں

"دنیا اپنی حقیقت میں وہ نہیں جس طرح سائنس اس کو دیکھتی ہے"

(صفحہ ۳۴۵)

ایسا کیوں ہے؟ انہوں نے خود سائنس کے بارے میں ایک اور حقیقت کو تسلیم کیا جو ہمارے سوال کا جواب ہے کہ

"روحانی انکشافات کا تصور سائنس میں ناپید ہے" (صفحہ ۹۱)

اور یہی وہ حربہ ہے جس سے مذہب اور سائنس کی دیرینہ جنگ میں ہمارے آقا و مولا نبیٔ اکرم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے طفیل مذہب کو فتح نصیب ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کس قدر دلیری سے للکارا ہے:۔

کرامت گرچہ بے نام و نشاں است
بیا بنگر ز غلمانِ محمدؐ

اور اعلان فرمایا:۔

"اس زمانہ میں جو مذہب اور علم کی نہایت سرگرمی سے لڑائی ہو رہی ہے اس کو دیکھ کر اور علم کے مذہب پر علم کے حملے مشاہدہ کر کے بیدل نہیں ہونا چاہیئے کہ اب کیا کریں۔ یقیناً سمجھو کہ اس لڑائی میں اسلام کو مغلوب اور عاجز دشمن کی طرح صلح جوئی کی حاجت نہیں بلکہ اب زمانہ اسلام کی روحانی تلوار کا ہے جیسا کہ وہ پہلے کسی وقت اپنی ظاہری طاقت دکھلا چکا ہے یہ پیش گوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلت کے ساتھ پسپا ہوگا اور اسلام فتح پائے گا۔ حال کے علوم جدیدہ کیسے ہی زور آور حملے کریں کیسے ہی نئے نئے ہتھیاروں سے چڑھ چڑھ کر آویں مگر انجام کار ان کے لئے ہزیمت ہے۔ میں شکرِ نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ اسلام کی اعلیٰ طاقتوں کا مجھ کو علم دیا گیا ہے جس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علم کی رو سے میں کہہ سکتا ہوں کہ اسلام نہ صرف فلسفہ جدیدہ کے حملوں سے اپنے تئیں بچائے گا بلکہ حال کے علومِ مخالفہ کی جہالتیں ثابت کر دے گا۔ اسلام کی سلطنت کو ان چڑھائیوں سے کچھ بھی اندیشہ نہیں ہے جو فلسفہ اور طبعی کی طرف سے ہو رہے ہیں۔ اس کے اقبال کے دن نزدیک ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اس کی فتح کے نشان نمودار ہیں۔ یہ اقبال روحانی ہے اور فتح بھی روحانی تا باطل علم کی مخالفانہ طاقتوں کو اس کی الٰہی طاقت ایسا ضعیف کرے کہ کالعدم کر دیوے۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام ص ۲۵۴ - ۲۵۵)

عام دنیوی لڑائی میں بھی یقینی فتح کے لئے میدانِ جنگ کا انتخاب ایک لازمی امر ہے اپنی مرضی اور اپنے وسائل کے میدان کو چھوڑ کر دشمن کی مرضی کے میدان میں چلے جانا سب سے بڑی کمزوری ہوتی ہے اور اس زمانہ میں مذہب کی سب سے بڑی کمزوری یہی رہی کہ اہل مذہب نے روحانی تجربوں اور مشاہدوں کو چھوڑ دیا اور سمجھ لیا کہ چند عقائد کو زبان سے رٹ لینے کا نام مذہب ہے یا پھر مذہب کی روح کو چھوڑ کر چند ظاہری اعمال بجا لانا ہی دین کے مقصد کو پورا کر دیتا ہے حالانکہ اصل چیز تعلق باللہ اور انتشارِ روحانیت ہے۔ جس غرض کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کا نظام قائم فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس ضمن میں مسلمانوں کو یاد دلایا

"چونکہ اس زمانہ میں بکلی صلاحیت اٹھ گئی اور حقیقی تقویٰ جاتی رہی اور بعضوں کے ہاتھ میں صرف تقویٰ اور اعمالِ صالحہ کا پوست رہ گیا نہ مغز، اور بعضوں کے ہاتھ میں نہ پوست رہا اور نہ مغز، بجز خدائے تعالیٰ کے پوشیدہ بندوں کے جو شاذ و نادر کے حکم میں ہیں، اس لئے یہ زمانہ ایسا نہ رہا کہ خمیر سے خمیر ہو اور ایک چراغ سے دوسرا چراغ روشن ہو سکے۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام ص ۲۶۷)

جب حالات یہ ہوں تو نتیجہ ظاہر ہے۔ اپنے وسائل سے محرومی دوسرے کے وسائل سے ناواقفیت، نہ عقل نہ روحانیت، ایسے لوگ سائنس کا مقابلہ کیسے کرتے۔ اس سے یہ ہرگز نہیں سمجھنا چاہیئے کہ دین کے پاس عقل نہیں بلکہ اس عقل کو روحانی تجربات کے ساتھ ہی پیش کیا جائے تو یقیناً یہ ہتھیار بھی کارگر ہے۔ سر سید احمد خان صاحب کو خطاب کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا

"حضرت خوب یاد رکھو کہ اس فلسفہ کے پاس تو صرف عقلی استدلال کا ایک ادھورا سا ہتھیار ہے اور اسلام کے پاس یہ بھی کامل طور پر اور دوسرے کئی آسمانی ہتھیار ہیں پھر اسلام کو اس حملہ سے کیا خوف"

(آئینہ کمالاتِ اسلام ص ۲۵۵)

خوف ہو سکتا ہے تو اس روش سے کہ آدھا تیتر اور آدھا بٹیر۔ کوا چلا ہنس کی چال اپنی بھی چال گیا بھول۔ پس اس مضمون کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نصیحت پر ختم کیا جاتا ہے دنیا میں اس نصیحت پر عمل کرنے والے بکثرت پیدا ہوں گے اور دین پھر پوری آب و تاب سے چمک کر ہر قسم کی تاریکیوں کو دور کر دے گا اور نوعِ انسان کو حقیقی نجات حاصل ہوگی۔

"میں محض للہ... نصیحت کرتا ہوں کہ اس بات پر غور کریں کہ آیا ایمان سے نجات ملتی ہے یا فلسفہ سے۔ میں بار بار کہتا ہوں اور زور سے کہتا ہوں کہ اگر عقائد دینیہ فلسفہ کے رنگ پر اور ہندسہ اور حساب کی طرح عام طور پر بدیہی الثبوت ہوتے تو وہ ہرگز نجات کا ذریعہ نہ ٹھہر سکتے۔ بھائیو یقیناً سمجھو کہ نجات ایمان سے وابستہ ہے اور ایمان امورِ مخفیہ سے وابستہ ہے... ہم ایمان ہی کی قوت سے خلافِ قیاس اور بعید از عقل مقاصد کو بھی پا لیتے ہیں۔ ایمان ہی کی قوت سے کرامات ظاہر ہوتی ہیں اور خوارق ظہور میں آتی ہیں اور انہونی باتیں ہو جاتی ہیں۔ پس ایمان ہی سے پتہ لگتا ہے کہ خدا ہے خدا فلسفیوں سے پوشیدہ رہا اور حکیموں کو اس کا کچھ پتہ نہ لگا مگر ایمان ایک عاجز دلق پوش کو خدا تعالیٰ سے ملا دیتا ہے اور اس سے باتیں کرا دیتا ہے۔ مومن اور محبوبِ حقیقی قوتِ ایمانی دلالہ ہے یہ قوت ایک مسکین، ذلیل، خوار مردودِ خلائق کو اس قصرِ مقدس تک جو عرش اللہ ہے پہنچا دیتی ہے اور تمام پردوں کو اٹھاتی اٹھاتی دلارام ازلی کا چہرہ دکھا دیتی ہے۔ سو اٹھو ایمان کو ڈھونڈو اور فلسفہ کے خشک اور بے سود ورقوں کو جلاؤ کہ ایمان سے تم کو برکتیں ملیں گی.... اے ایمان کیا ہی تیرے ثمرات شیریں ہیں۔ کیا ہی تیرے پھول خوشبودار ہیں۔ سبحان اللہ کیا عجیب تجھ میں برکتیں ہیں۔ کیا ہی خوش نور تجھ میں چمک رہے ہیں۔ کوئی ثریا تک پہنچ نہیں سکتا مگر وہی جس میں تیری کششیں ہیں۔ خدا تعالیٰ کو یہی پسند آیا کہ اب تو آوے اور فلسفہ جاوے ولا راد لفضلہ"

(آئینہ کمالاتِ اسلام ص ۲۷۰ تا ص ۲۷۳)

مرحوم جواد رشید شہید کی یاد میں

(مکرم انور ندیم علوی صاحب قائد ضلع نواب شاہ)

روزنامہ الفضل کے ذریعہ اس افسوسناک خبر کا علم ہوا کہ مجلس خدام الاحمدیہ کے تین ممتاز خادم مکرم ظاہر احمد خان صاحب قائد ضلع لاہور، مکرم جواد رشید خان صاحب ایڈووکیٹ نائب قائد ضلع لاہور اور مکرم خواجہ اعجاز احمد صاحب ناظم اطفال ضلع لاہور کار کے ایک حادثہ میں شہید ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم جواد رشید خان ایڈووکیٹ خاکسار کے کلاس فیلو تھے۔ مرحوم کے بڑے بھائی مکرم زرتشت میر صاحب خاکسار کے بڑے بھائی مکرم عبد اللطیف علوی بی۔ ایس سی۔ ایم۔ ایڈ سابق قائد ضلع نواب شاہ کے کلاس فیلو تھے۔ مرحوم کے ساتھ خصوصی دوستانہ مراسم کی ایک وجہ بڑے بھائیوں کی آپس میں دوستی اور کلاس فیلو ہونا بھی تھی۔ جواد رشید مرحوم شروع سے ہی بڑے فرض شناس، محنتی اور خدمتِ دین کا شوق رکھنے والے نوجوان تھے۔ دبلا پتلا جسم، چوڑی پیشانی اور ذہین آنکھوں والا جواد رشید بڑی مصروف زندگی گزارنے کا عادی تھا۔ محبت، خلوص اور رواداری تو اس میں کوٹ کوٹ کر بھری تھی یہ بھی عجیب اتفاق تھا کہ خاکسار نے فزکس اور حساب کی گنجلکوں سے فرار حاصل کر کے ایل۔ ایل۔ بی کا امتحان پاس کیا اور بحیثیت ایڈووکیٹ پریکٹس شروع کر دی۔ ہم پیشہ ہونے کے ناطہ سے بھی اور جماعتی ذمہ داریاں بھی قریباً ایک جیسی ہونے کی وجہ سے جلسہ سالانہ اور دیگر جماعتی تقریبات کے موقعہ پر مرحوم کے ساتھ گھنٹوں تبادلۂ خیالات ہوا کرتا تھا۔ جماعتی امور اور قانونی پریکٹس کے تجربات بیان کئے جاتے ان تجربات کا تذکرہ عملی زندگی میں دونوں کے لئے مفید ثابت ہوتا۔

یہ زندگی تو ایک عارضی زندگی ہے۔ انسان نے ایک نہ ایک دن بہرحال مرنا ہے زندہ اور امر وہی انسان ہے جو اپنے اخلاص اور احمدیت کے لئے فدائیت کے جذبہ کے ذریعہ تاریخ احمدیت میں اپنے لئے، اپنی بے لوث خدمت اور خدا تعالیٰ کے فضل کی بدولت جگہ بناتا ہے۔ مرحوم جواد رشید نے خدمتِ دین، فرض شناسی اور سلسلہ احمدیہ کے لئے قربانی کی جو عظیم مثال پیش کی ہے ہر خادم سلسلہ احمدیہ کے لئے وہ قابلِ رشک ہے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ حادثۂ کار میں شہید ہونے والے تینوں خدام سلسلہ کے درجات بلند کرے۔ انہیں اپنے قرب میں جگہ دے نیز ان کے لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے آمین۔

ادائیگی زکوٰۃ اعمال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم میاں عبدالرحیم صاحب دیانت درویش قادیان کی وفات

(مکرم شیخ خورشید احمد صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل ربوہ)

میرے خسر محترم میاں عبدالرحیم صاحب دیانت درویش قادیان جو ویزا لے کر کچھ عرصہ کے لئے پاکستان تشریف لائے ہوئے تھے۔ ۶-۷ فروری (بدھ-جمعرات) کی درمیانی شب کو ۷۶ سال کی عمر میں ربوہ میں وفات پاکر محبوب حقیقی سے جا ملے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

۷ فروری کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد مرحوم کی خواہش اور وصیت کے مطابق جنازہ قادیان پہنچانے کے لئے لاہور لے جایا گیا۔ ۸ فروری کو بعد نماز جمعہ دارالذکر لاہور میں بھی نماز جنازہ ہوئی۔ پھر قانونی ضوابط کی تعمیل اور کاغذات کی تکمیل کے بعد ۱۱ فروری کو دو بجے بعد دوپہر واگہہ کے راستے آپ کی نعش کا تابوت قادیان روانہ ہوا۔ آپ کی بڑی بیٹی (خاکسار کی اہلیہ) امۃ اللطیف خورشید صاحبہ دو بیٹوں عبدالمجید صاحب نیز عبدالسلام صاحب طاہر اور ایک بھانجا مکرم فاروق احمد صاحب گلبرگ لاہور اور ایک نواسہ اکبر احمد کو ویزے لے کر جہاز کے ہمراہ قادیان جانے کی توفیق ملی۔ ہندوستان کی طرف بارڈر پر صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے ایک گاڑی نعش لے جانے کے لئے آئی ہوئی تھی۔ ساڑھے چار بجے شام جنازہ قادیان پہنچا۔ اگلے دن ۱۲ فروری کو صبح نو بجے جماعت احمدیہ کے امیر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں مقبرہ بہشتی قادیان میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی حضرت میاں فضل محمد صاحب رضی اللہ عنہ (ہرسیاں والے) کے بیٹے تھے۔ مبلغ سلسلہ محترم مولانا ابوالستار صاحب عبدالغفور صاحب مرحوم آپ کے بڑے بھائی تھے۔ پارٹیشن سے قبل قادیان کے احمدیہ چوک میں آپ کی دوکان دیانت سوڈا واٹر فیکٹری بہت معروف تھی۔

مرحوم نے قادیان میں رہ کر صحیح معنوں میں درویشوں والی زندگی گذاری۔ کھانے رہائش اور لباس وغیرہ کی آسائشوں سے بے نیاز اور ہر وقت خدمت سلسلہ کے لئے مستعد و تیار۔ گذارہ کے لئے کئی قسم کے کام کرتے رہے۔ ابتدائی ایام میں سلسلہ کی ضرورت کو دیکھ کر تعمیر کا کام بھی سیکھ لیا چنانچہ مقبرہ بہشتی قادیان کی چار دیواری کی تعمیر اور سلسلہ کی دیگر عمارات کی مرمت وغیرہ کے کاموں میں بھرپور حصہ لیا۔ تبلیغ کا بے حد شوق تھا۔ پارٹیشن سے قبل بھی ہر سال ایک ماہ تبلیغ کے لئے وقف کرتے ہر مناظرہ اور جلسہ میں شامل ہوتے۔ غربا اور مہمانوں کی مدد کرنے اور درویشوں کے یتیم بچوں کو گھر بلا کر کھانا کھلانے کا بھی خاص شوق تھا۔ ہمیشہ نماز باجماعت ادا کرتے اور اذان کے ساتھ ہی مسجد مبارک پہنچ جایا کرتے تھے۔ نماز تہجد کا بھی عمر بھر التزام رکھا۔ زبان پر اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے الحمد للہ اور سبحان اللہ کا ورد رہتا۔ اپنے گھر روزانہ نماز فجر کے بعد درس دیتے تھے۔ مقامات مقدسہ کی زیارت کے لئے جو غیر مسلم آتے انہیں تبلیغ کرنے کا فریضہ سالہا سال سے آپ کے سپرد تھا اور آپ اسے بڑے جذبہ اور شوق سے ادا کرتے تھے۔

چار سال قبل مرحوم کی اہلیہ صاحبہ مرحومہ کا ربوہ میں اچانک انتقال ہو گیا۔ آپ نے مومنانہ صبر و رضا کے ساتھ اس اچانک صدمہ کو برداشت کیا۔

مرحوم کی اہلیہ صاحبہ مرحومہ کی قربانی بھی کچھ کم نہ تھی۔ جب ہجرت کر کے پاکستان آئیں تو سوائے بڑی بیٹی کے باقی سب بچے چھوٹے تھے بلکہ ایک بچہ تو لاہور آکر پیدا ہوا۔ بہت سی مشکلات راہ میں آئیں۔ ان سب کا مقابلہ کیا۔ ان کی دینی تربیت اور علمی و دنیوی تعلیم کا اہتمام کیا۔ ان کی شادیاں بھی اور محض خدا کی رضا کی خاطر ۳۹ برس کا طویل عرصہ اپنے درویش خاوند کی جدائی میں ایسے رنگ میں گذارا کہ حق ادا کر دیا۔ سب فکروں سے آزاد رکھا تاکہ وہ دلجمعی کے ساتھ درویشانہ زندگی گذار سکیں۔ اللہ تعالیٰ نے بھی میاں بیوی کی اس قربانی کو ضائع نہیں کیا بلکہ انہیں اس رنگ میں نوازا کہ آج تینوں بیٹے اور پانچوں بیٹیاں سب تعلیم یافتہ شادی شدہ اور اپنے اپنے گھروں میں خوش و خرم ہیں اور اپنے اپنے رنگ میں سلسلہ کی خدمت کر رہے ہیں۔ ایک بیٹا مکرم عبدالباسط صاحب شاہد زمبابوے (افریقہ) میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ مرحوم کا ربوہ آنے کا سلسلہ ایک سال سے مرحوم بیمار چلے آتے تھے پہلے آپ کے بچوں اور دیگر عزیزوں کو قادیان جا کر ان کی خدمت اور تیمارداری کا موقع ملا۔ قادیان میں افاقہ نہ ہوا تو امرتسر کے ایک پرائیویٹ ہسپتال میں زیر علاج رہے۔ کچھ افاقہ ہونے پر آپ کے بچے آپ کو ویزا لے کر پاکستان لے آئے۔ پہلے اپنے بیٹوں کے پاس حیدرآباد سندھ میں مقیم رہے پھر جلسہ سالانہ ربوہ پر ربوہ آ گئے۔ جلسہ تک صحت بھی رہی۔ جلسہ سننے کے لئے بھی جاتے رہے مگر جلسہ کے بعد طبیعت زیادہ ناساز رہنے لگی اور کمزوری بڑھتی چلی گئی۔ حتیٰ کہ داعی اجل کو لبیک کہا۔

آپ نے تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں ۴۱ پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں اور ایک پڑنواسہ چھوڑا ہے۔

آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے بلند سے بلند درجات عطا فرمائے جملہ لواحقین کو صبر جمیل دے اور مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

میری رفیقۂ حیات

میری رفیقۂ حیات جس کا نام نامی زوجہ جان تھی ..... میرے ساتھ تقریباً ۵۰ سال رہی۔ غیر احمدی خاندان سے بیاہی گئی تھی لیکن رفتہ رفتہ میری کوششوں سے اور تبلیغ سے پکی احمدی ہو گئی تھی۔ تقریباً دس برس سے اس کو دل کی بیماری لگ گئی تھی۔ لیکن اس میں بھی وہ اپنا کام کاج بخوبی کرتی رہی۔ آخر کار طویل علالت اور سخت بیمار ہونے کی وجہ سے خیبر ہسپتال میں داخل کر دی گئی۔ دس بارہ دن خوب علاج ہوتا رہا لیکن ڈاکٹروں نے جواب دے دیا۔ کہ اس کے دل پھیپھڑوں اور جگر نے کام چھوڑ دیا ہے۔ آخر کار ۱۸ فروری صبح ۹ بجکر ۱۵ منٹ پر عالم حقیقی سے جا ملی۔ احمدی قبرستان پشاور میں دفن کی گئی۔ نماز جنازہ میں احمدی غیر احمدی کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ نماز جنازہ آدم خان صاحب امیر جماعت احمدیہ مردان نے پڑھائی۔ ابتدا میں کم عمر میں اسکی شادی ہو گئی تھی۔ میں نے پڑھانا شروع کر دیا۔ آخر کار ناول پاس کر لیا۔ اور استانی لگ گئی۔ کیونکہ گرلز سکولوں کے ابتدائی ایام تھے۔ محکمہ میں اور پبلک میں بہت مقبول ثابت ہوئی۔ اپنی زندگی میں پانچ چھ سکولوں کا اجرا کر گئی تھی۔ آخر کار پنشنیاب ہو گئی۔ بیماری نے زور پکڑ لیا۔ اور صاحب فراش ہو گئی۔ دن بدن کمزور ہوتی چلی گئی۔ بہت علاج کیا لیکن آخر کار جان جان آفرین کے سپرد کر گئی۔

مرحومہ صبح سویرے ۴ بجے تہجد کے لئے اٹھتی اور مجھے بھی اٹھاتی۔ تہجد کی نماز پڑھتی ذکر الٰہی میں مشغول ہوتی۔ استغفار پڑھتی صبح ریڈیو پروگرام قرآن کریم میں سورۃ اور آیت نکال کر سنتی۔ اور پھر ترجمہ پر غور کرتی۔ دین کی عاشق تھی۔ الفضل پڑھتی اخبار کی شوقین تھی۔ گھر کے انتظام چلانے میں خوب ماہر تھی۔ نوکروں سے بہت نرمی سے کام لیتی تھی۔

اپنے پیچھے دو لڑکے دو لڑکیاں۔ ۱۳ پوتے پوتیاں چھوڑ گئی ۶ کی شادیاں اپنے سامنے کر لیں۔ مرحومہ اتنی سخی تھی کہ کوئی سائل خالی ہاتھ نہیں جاتا تھا۔ ہر جمعہ مسجد کو نماز کے لئے جاتی اور چندہ ادا کرتی کبھی کبھی اپنے گھر پر احباب کا جلسہ کراتی۔ اور ان کی خوب ضیافت کرتی۔ مرحومہ بہت خوبیوں کی مالکہ تھی۔ تمام مومنانہ اوصاف رکھتی تھی۔ آخر میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کو جنت الفردوس نصیب کرے اور پسماندگان کو صبر عطا کرے۔

(ماسٹر نورالحق ہشتنگر ہاؤس۔ ڈاک خانہ تہکال۔ پشاور)

دعائے مغفرت

مورخہ ۲۲، ۲۳ مارچ کی درمیانی رات میری نواسی اور چوہدری محمد شریف صاحب سیکرٹری مال واہ کینٹ کی بیٹی عفیفہ نیلی بعمر ۱۷ سال اللہ میاں کو پیاری ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۲۴ مارچ کو سیدنا خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر کے بعد نماز جنازہ پڑھائی اور لواحقین کے ساتھ اظہار ہمدردی فرمایا۔ اور قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی۔ اور میری درخواست پر میاں عبدالحی صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا نے دعا فرمائی۔ یہ بچی ایف ایس سی کی طالبہ تھی۔ یہ بچی بڑی ذہین اور دین سے محبت کرنے والی تھی۔ احباب کرام اس کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(غلام دین چراغ الدین مربی سلسلہ احمدیہ پشاور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ تعمیر مساجد صدقہ جاریہ ہے

عرصہ یکم اگست تا ۵ اگست ۱۹۷۹ء میں مساجد فنڈ میں حصہ لینے والے مخلصین جنہوں نے دس روپے یا اس سے زائد رقوم ادا فرمائی ہیں ان کے اسماء گرامی بغرض دعا درج ذیل ہیں۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

محترمہ	شمیم اختر صاحبہ اہلیہ چوہدری محمود احمد صاحب محمود گولڈ سمتھ گولبازار ربوہ	۵۰،۰۰۰	روپے
"	مائی راجو صاحبہ مرحومہ ۶/۵ محترمہ میمونہ صوفیہ صاحبہ ربوہ	۲۰،۰۰۰	"
"	احمد بی بی صاحبہ دارالصدر شمالی "	۱۰۰،۰۰۰	"
مکرم	چوہدری اللہ بخش صاحب دارالصدر شمالی ربوہ	۱۰۰،۰۰۰	"
"	عبدالمنان خان صاحب مغنی " جنوبی "	۱۱،۰۰۰	"
محترمہ	امۃ العزیز صاحبہ ہیڈ مسٹریس گرلز سکول (نواب شاہ سندھ)	۱۰۰،۰۰۰	"
مکرم	ملک محمد حنیف صاحب ریٹائرڈ ٹیچر دارالنصر غربی ربوہ	۱۰،۰۰۰	"
"	عبدالعزیز صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ	۱۰،۰۰۰	"
محترمہ	نرگس بیگم صاحبہ و وسیمہ بیگم صاحبہ کراچی	۵۵،۰۰۰	"
"	امۃ المتین فرحت صاحبہ منگلہ ڈیم ضلع جہلم	۱۵،۰۰۰	"
	جماعت احمدیہ گھنوکے بجہ ضلع سیالکوٹ	۱۶،۰۰۰	"
	" " ڈیرہ غازی خان	۳۰،۰۰۰	"
"	شفیق احمد صاحب واہ کینٹ	۱۰،۰۰۰	"
"	ملک عبدالرب صاحب ممبر مرچنٹ ربوہ	۳۰،۰۰۰	"
"	مرزا محمد اکرم صاحب دارالصدر غربی ربوہ	۱۰،۰۰۰	"
"	مرزا مبشر احمد صاحب نارووال ضلع سیالکوٹ	۱۰۰،۰۰۰	"
"	عبدالمالک صاحب نائب قائد دارالذکر لاہور	۲۵،۰۰۰	"
محترمہ	سکینہ بی بی صاحبہ دارالرحمت غربی ربوہ	۱۰،۰۰۰	"
مکرم	عبدالمجید صاحب خالد حدود N ربوہ	۶۰،۰۰۰	"
"	جماعت احمدیہ بہاولنگر۔	۱۴۲،۰۰۰	"
"	عبدالرحمن صاحب و محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ شیخوپورہ	۵۵،۰۰۰	"

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

گم شدہ اشیاء

خاکسار کا بٹوہ رنگ سیاہ جس میں مندرجہ ذیل اشیاء ہیں ۲۶ مارچ کو قریباً صبح سات بجے مکان ۲/۱۱ دارالرحمت شرقی ربوہ سے رانا محمد بخش صاحب مرحوم سابق ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے گھر تک جاتے ہوئے کہیں گر گیا ہے۔

(۱) شناختی کارڈ اصل و نقل فوٹوسٹیٹ۔ (۲) کچھ نقد کی جو پانچ روپے کے نوٹوں پر مشتمل ہے۔ (۳) پانچ عدد ۴۰ پیسے والے رسید کی ٹکٹ۔ (۴) دو عدد فوٹو شناختی کارڈ سائز۔ شناختی کارڈ پر یہ پتہ درج ہے۔

شبیر علی ولد چوہدری غلام نبی ساکن اور حال تحصیل جھلوال ضلع سرگودھا۔

اگر کسی صاحب کو یہ بٹوہ ملا ہو تو براہ کرم مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔ استانی رضیہ بیگم مکان ۲/۲۸

محلہ دارالرحمت شرقی (ب) منفصل مکان ڈاکٹر بشیر احمد ربوہ ضلع جھنگ

(باسمہ شبیر علی ولد غلام نبی ساکن اور حال تحصیل جھلوال ضلع سرگودھا حال ربوہ

مطالعہ کتب

۴۴ ماہ مارچ میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب برکات الدعا مقرر ہے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

حکیم محمد صدیق صاحب (میانوی) صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام وفات پا گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ خاکسار کے والد محترم حکیم محمد صدیق صاحب (میانوی) صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام (برادر اکبر کیپٹن محمد سعید صاحب مورخہ ۲۵ مارچ ۱۹۸۰ء شام ۴ بجے قریباً ۲۰ یوم مسلسل علالت کے بعد بعمر ۸۶ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی اور پیدائشی احمدی تھے۔ نماز جنازہ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے مورخہ ۲۶-۳-۸۰ کو بعد نماز عصر احاطہ مسجد مبارک میں ادا کی جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی اور بہشتی مقبرہ میں قطعہ صحابہ میں تدفین کی گئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے ہی دعا فرمائی۔

مرحوم نے اپنے پیچھے سوگوار بیوہ کے علاوہ پانچ بیٹے اور ایک بیٹی متعدد پوتے اور پوتیاں چھوڑے ہیں۔ سب سے چھوٹے بیٹے ناصر احمد صدیقی معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ ہیں۔ احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات اور پسماندگان کو خدا تعالیٰ کی طرف سے صبر جمیل کی توفیق عطا کئے جانے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(پروفیسر محمد عثمان صدیقی دارالرحمت وسطی ربوہ)

جھنگ صدر میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ

یوم مسیح موعودؑ کے سلسلہ میں مسجد احمدیہ جھنگ صدر میں مورخہ ۲۳-۳-۸۰ بعد نماز مغرب جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں پردہ کے انتظام کے ساتھ مستورات نے بھی شرکت کی۔ جلسہ کی صدارت محترم الحاج میاں بشیر احمد علی صاحب امیر مقامی و ضلع جھنگ نے فرمائی۔

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو کہ مکرم عبدالستار صاحب قمر نے کی بعد ازاں عزیز مشتاق احمد حیدر (طفل) نے درثمین سے ایک نظم کے چند منتخبہ اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔

پہلی تقریر مکرم چوہدری عبدالجبار صاحب نے "حضرت مسیح موعودؑ اور محبت قرآن" کے موضوع پر کی دوسری تقریر "صداقت حضرت مسیح موعودؑ" کے موضوع پر مکرم مولوی بشیر الدین احمد صاحب نے کی۔ تیسری تقریر "حضرت مسیح موعودؑ اور کسر صلیب" کے عنوان پر ہوئی جس کے مقرر چوہدری محمد اشرف ممتاز صاحب مربی سلسلہ تھے۔

مقررین نے ان تقاریر کو اپنے اپنے رنگ میں خوب نبھایا۔ قرآن مجید اور کتب احادیث سے حوالے دیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کے اقتباسات اور اشعار پر جوش اور مؤثر انداز میں پڑھ کر سنائے۔ غیر از جماعت مقتدر احباب کی آراء کو بھی پیش کیا۔

آخر میں مکرم صدر صاحب جلسہ نے خطاب فرمایا۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کا ذکر کرتے ہوئے ۲۳ مارچ کی اہمیت بیان کی۔ اور نہایت مؤثر انداز میں احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ جلسہ کی کاروائی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

(عبدالغفور نائب امیر جماعت احمدیہ جھنگ)

اعلانات مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مقالہ نویسی

عنوان۔ غزوہ احزاب ۵ھ ۱۰ ہزار الفاظ، نقد انعامات۔ اوّل ۷۰۰/- روپے دوم ۵۰۰/- روپے، سوم ۳۰۰/- روپے، آخری تاریخ۔ ۳۱ جولائی ۱۹۸۰ء۔

امتحانات:۔ خدام الاحمدیہ کے سالانہ امتحانات مورخہ ۱۷ جون بروز جمعۃ المبارک ہو رہے ہیں۔ خدام بھرپور تیاری کریں۔ سو فیصد خدام شامل ہوں۔

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام: خدا کیلئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ (نظارت بیت المال آمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۱۵)

مکرمہ	عزیزہ وقار النساء بنت ڈاکٹر طفیل صاحب فیصل آباد	۲۵۰۰	روپے
مکرم	چوہدری محمد صادق صاحب فیصل آباد	۱۰۰۰	//
//	ذوالفقار احمد صاحب //	۲۰۰۰	//
//	طارق زبیدی صاحب //	۲۰۰۰	//
//	رضوان احمد صاحب ابن شیخ گلزار احمد صاحب فیصل آباد	۱۰۰۰	//
مکرمہ	عزیزہ عظمیٰ نواز صاحبہ بنت نواز احمد صاحب //	۱۰۰۰	//
مکرم	ڈاکٹر دلدار احمد صاحب فیصل آباد	۱۰۰۰	//
//	سہیل مشتاق صاحب //	۱۰۰۰	//
//	جمیل احمد صاحب //	۱۰۰۰	//
//	ظہیر احمد صاحب ابن چوہدری بشیر صاحب فیصل آباد	۳۰۰۰	//
مکرم	بشیر احمد صاحب ابن میاں مبارک احمد صاحب قائد مجلس فیصل آباد	۱۰۰۰۰	روپے
مکرمہ	بشریٰ مبارکہ صاحبہ فیصل آباد	۵۰۰۰	//
//	بشریٰ ریحانہ //	۵۰۰۰	//
//	عزیزہ مظفرہ بنت مظفر منصور صاحب //	۳۱۰۰	//
مکرم	کاشف حمید ابن شیخ حمید اللہ صاحب //	۲۰۰۰	//
//	حامد محمود صاحب ابن ڈاکٹر رشید احمد اختر فیصل آباد	۲۰۰۰	//
//	نور اللہ ظفر اللہ صاحب ابن شیخ شریف احمد صاحب //	۲۰۰۰	//
	عرفان احمد صاحب ابن رانا محمد افضل صاحب //	۱۵۰۰	//
//	سید کاشف شاہد صاحب ابن شاہد احمد صاحب //	۲۵۰۰	//
//	مسعود ارشد ابن رانا محمد ارشد صاحب //	۲۰۰۰	//
//	تنویر احمد ابن شیخ سلیم اللہ صاحب //	۲۰۰۰	//
//	معاذ محمود ابن شیخ محمود صاحب ایمن آبادی //	۵۰۰۰	//
مکرمہ	سرداراں بی بی صاحبہ //	۱۰۰۰	//
مکرم	میاں سعید اختر صاحب //	۲۰۰۰	//
//	بشیر احمد صاحب ابن مرزا منظور بیگ صاحب //	۱۵۰۰	//
//	مظفر حسین صاحب //	۲۰۰۰	//
//	عبد اللہ صاحب ابن اللہ رکھا بٹ صاحب //	۱۲۰۰	//
//	عامر بٹ صاحب ابن مکرم صلاح الدین صاحب بٹ //	۱۶۰۰	//
//	ابن احمد صاحب ابن محمد رمضان صاحب بٹ //	۱۰۰۰	//
	اطفال حلقہ سمن آباد //	۱۲۰۰	//
//	فضل احمد صاحب ابن چوہدری فضل کریم صاحب //	۱۰۰۰	//
//	بلال احمد صاحب ابن داؤد احمد صاحب کاہلوں //	۲۰۰۰	//
//	بشیر احمد صاحب کاہلوں //	۱۰۰۰	//
//	وسیم احمد صاحب //	۵۰۰۰	//
//	شکیل احمد صاحب ابن رشید احمد صاحب //	۱۰۰۰	//
//	غلام نبی صاحب //	۱۰۰۰	//
//	بشیر احمد صاحب فضل //	۱۰۰۰	//
//	ماسٹر نذیر احمد صاحب //	۱۲۰۰	//
//	شیخ سردار محمد صاحب //	۱۰۰۰	//
//	چوہدری منور احمد صاحب //	۱۰۰۰	//
//	ملک منیر الدین صاحب //	۱۰۰۰	//
//	عامر آفتاب ابن آفتاب احمد صاحب //	۱۰۰۰	//
//	شیخ عامر صاحب ابن خالد مسعود صاحب //	[illegible]	//
	اطفال حلقہ مسلم پارک //	[illegible]	//
//	مبشر احمد خان صاحب و منور احمد صاحب ولد میاں غلام احمد صاحب فیصل آباد	[illegible]	//

(باقی)

کراچی میں
حضرت حکیم نظام جان صاحبؓ
کے فرزند اور جانشین
جناب حکیم عبد الحمید اعوان
۳ اپریل ـــ تا ـــ ۱۳ اپریل
مکان نمبر C-929 طارق روڈ
P.E.C.H سوسائٹی
میں قیام کریں گے ضرورت مند مریض اور
مشورہ چاہنے والے
۸ بجے صبح تا ۱۱ بجے قبل دوپہر تک
تشریف لا سکتے ہیں
(مینیجر مشہور دواخانہ گوجرانوالہ)
"۱۹۰۷"

دوا
تدبیر ہے اور
دعا
اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ
اور
قابل اعتماد اصولی اعلاج
کیلئے
ناصر دواخانہ گولبازار
ربوہ ❖ فون نمبر ۵۳۴

چائنا ہیئر ٹانک
بالوں کو گرنے اور سفید ہونے سے روکتا ہے
ان کو لمبا اور مضبوط بناتا ہے۔ قیمت دس روپے
امین میڈیکوز ۲ پونچھ روڈ لاہور

ضرورت ہے
ایک کاروباری ادارہ کے ہیڈ آفس لاہور کے لئے ایک مستعد جنرل ڈیوٹی کارکن کی ضرورت ہے جو حساب کتاب اور دفتری امور سے واقف ہو، رہائش خوراک کے علاوہ معقول تنخواہ، ریٹائرڈ اصحاب کو ترجیح دی جائے گی۔
سوئے معرفت الفضل ربوہ

اکسیر اپھارہ
شفتل اور برسیم کے اپھارہ کیلئے
فی پیکٹ ۳/ روپے، درجن ۱۸/ روپے
گرس ۲۰۱/۶۰ روپے، بونس علاوہ
حیوانات کی ادویات کا مفصل لٹریچر مفت
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
رجسٹرڈ پاکستان
لاہور، کراچی، ہیڈ آفس ربوہ۔ فون نمبر ۶۰۶

الفضل میں اشتہار دینے کو
اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینیجر)

ولادت

میرے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے چار بچیوں کے بعد ۱۱، ۳ فروری کی درمیانی شب لڑکا پیدا ہوا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام عطاء الوحید تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ (شوکت حیات مالک ۳/۴ دارالبرکات ربوہ)

درخواست دعا۔ میں بہت ہی مشکلات اور پریشانیوں میں ہوں نیز میں ۴ ماہ سے کے بنگاموں میں ٹانگ پر گول لگنے سے معذور ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری جملہ مشکلات اور پریشانیوں کو دور فرمائے اور مجھے کامل و عاجل صحت عطا کرے۔ (محمود احمد امینی بریڈ فورڈ یوکے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انصار بھائیوں کے لئے لمحۂ فکریہ

نیا سال نیا عزم

مجلس انصار اللہ کا نیا سال دیر سے شروع ہو چکا ہے۔ نئے سال میں ہر مجلس مکلف ہے کہ اپنے ہر رکن کو تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل کرے۔ اس میں شمولیت کے لئے جب کم سے کم ۲۴ روپے سالانہ شرح مقرر ہے تو پھر یہ رپورٹ دینے میں کونسی مشکل ہے کہ ہر رکن سے اس قدر وعدہ لیا جا چکا ہے اور ہر رکن نے نئے سال کے لئے نیا عزم کر لیا ہے کہ انصار کی سو فیصد شمولیت کر کے ہی دم لیا جائے گا۔

قیادت ہذا ہر مجلس کی طرف سے ایسی خوشکن رپورٹ کے لئے منتظر ہے۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

خوشی کے ہر موقعہ پر خانۂ خدا کا حصہ

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

"نکاح پر، شادی پر، بیٹی بیٹے کی پیدائش پر، مکان کی تعمیر پر، امتحان میں پاس ہونے پر خانۂ خدا کی تعمیر کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دیا کریں"

مکرم عبدالقیوم صاحب ابن ماسٹر محمود احمد خان صاحب مرحوم سکنہ جوڑا ضلع گجرات کو اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا ہے۔ چنانچہ انہوں نے مذکورہ ارشاد کے پیش نظر مقامی جماعت میں مبلغ پانچ صد روپے تعمیر مساجد کے فنڈ میں ادا کئے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

قارئین کرام سے مکرم عبدالقیوم صاحب اور ان کی اہلیہ صاحبہ کی درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے بیٹے کو نیک اور خادم دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین ہو۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ماہنامہ خالد تشحیذ الاذہان

— ماہ مارچ ۱۹۸۰ء —

خریداران ماہنامہ خالد اور تشحیذ الاذہان ماہ مارچ ۱۹۸۰ء فنی مجبوریوں کے باعث بروقت شائع نہیں ہو سکے ہم اس کے لئے معذرت خواہ ہیں اور اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں کہ رسائل بروقت شائع ہوں اور آپ کو ملیں۔ انشاء اللہ شائع ہونے پر آپ کی خدمت میں بھجوا دیئے جائیں گے۔

(منیجر ماہنامہ خالد۔ تشحیذ الاذہان ربوہ)

جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے

بہترین با اعتماد اور محنتی ادارہ جس کا نصب العین دیانت، خدمت اور شرافت ہے۔ وہ احباب جو ان خوبیوں کو پسند کرتے ہوں ہمیں اپنی خدمت کا موقعہ دیں

راجپوت پراپرٹی ڈیلر

افضل مارکیٹ گولبازار ربوہ

جدید سہولتوں سے آراستہ

ہائس شیلر

ربوہ میں باموقعہ چالو حالت میں قابل فروخت ہے۔ رجوع فرمائیں

ندیم کنسٹرکٹر اینڈ پراپرٹی ڈیلر

ریلوے روڈ ربوہ

فون ۵۲۱ رہائش ۴۳۱

تین احمدی طلباء کا نمایاں اعزاز

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب رقم فرماتے ہیں:۔

"محترم نسیم احمد صاحب ناہد سکرٹری احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن جام شورو مطلع فرماتے ہیں کہ تین احمدی طلباء محترم عبدالقادر صاحب۔ محترم لئیق احمد صاحب اور محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ نے بالترتیب یونیورسٹی کے امتحانات بی۔ ایس سی آنرز (کیمسٹری) ایم۔ اے پولیٹیکل سائنس۔ اور بی۔ ایس سی آنرز (سائیکالوجی) میں پہلی پوزیشنیں حاصل کی ہیں۔ ان کا یونیورسٹی بھر میں اول قرار دیئے جانے کا اعزاز اللہ تعالیٰ ان کو اور ان کے والدین کو مبارک کرے۔ اور بیش از بیش ترقیات اور انعامات سے نوازے آمین۔

احباب جماعت ان تینوں عزیزوں کی درازی عمر اور مزید کامیابیوں کے لئے دعا فرمائیں۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد دربارہ زکوٰۃ

"اگر میری جماعت میں ایسے احباب ہوں جو ان پر بوجہ املاک و اموال و زیورات وغیرہ کے زکوٰۃ فرض ہو تو ان کو سمجھنا چاہیئے کہ اس وقت دین اسلام جیسا غریب اور یتیم اور بے کس کوئی بھی نہیں اور زکوٰۃ نہ دینے میں جس قدر تہدید شرع وارد ہے وہ بھی ظاہر ہے۔ اور عنقریب ہے جو منکر زکوٰۃ کافر ہو جائے۔" (نشان آسمانی ص۴۹)

حضور اقدس کا ارشاد کسی وضاحت و تشریح کا محتاج نہیں ہے۔ پس صاحب نصاب احباب و خواتین سے گزارش کی جاتی ہے کہ ان پر جس قدر بھی زکوٰۃ واجب الادا ہو مرکز میں بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے نفوس و اموال میں مزید برکت دے۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

محترمہ سعیدہ بیگم آف لنڈن کی وفات

محترمہ سعیدہ بیگم رشید احمد حیات آف لنڈن تھوڑی علالت کے بعد انتقال کر گئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ چونکہ موصیہ تھیں اس لئے نعش ۲۱-۲۲ مارچ کی درمیانی رات ربوہ پہنچائی گئی۔ ۲۲ مارچ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بعد نماز ظہر جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مولانا قمر الدین صاحب فاضل ربوہ نے دعا کرائی۔ احباب جماعت مرحومہ کے درجات کی بلندی اور مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔

عبدالقدیر شاہد ابوظہبی حال ربوہ

درخواست دعا

میٹرک کے امتحانات شروع ہیں میرے بھی تین بچے میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں ان کی اچھے نمبروں میں کامیابی کے لئے نیز دیگر احمدی بچے بچیاں جو امتحان دے رہی ہیں ان کی بھی اعلیٰ نمبروں میں کامیابی کے لئے احباب جماعت دعا فرمائیں۔ احمد حسین کاتب الفضل

جدید سہولتوں سے آراستہ

ربوہ کی واحد

اُئس فیکٹری

باموقع چالو حالت میں قابل فروخت ہے نیز ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے رجوع فرمائیں۔

ندیم کنسٹرکٹر اینڈ پراپرٹی ڈیلرز

رحمت بازار ریلوے روڈ ربوہ

فون ۵۲۱ رہائش ۴۳۱

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴